تفسیرالقرآن

اعتکاف

ایک روحانی انقلاب

تفسیرِ قرآنِ کریم

اعتکاف ایک روحانی انقلاب

مفتی محمد قاسم عطاری*

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ(۱۲۵)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور ہم نے ابراہیم واسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو۔(پ01،البقرۃ:125)

تفسیر: حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسّلام کو خانۂ کعبہ اور مسجدِ حرام شریف کو حج، عمرہ، طواف، اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کے لیے پاک وصاف رکھنے کا حکم دیا۔ یہی حکم تمام مسجدوں کے متعلق بھی ہے کہ وہاں گندگی اور بدبودار چیز نہ لائی جائے، یہ سنتِ انبیاء ہے۔ آیت کے الفاظ سے ظاہر ہوا کہ مسجد کے مقاصد میں سے اعتکاف کی عبادت بھی شامل ہے اور یہ کہ اعتکاف گزشتہ امتوں میں بھی رائج تھا۔

اعتکاف کا لغوی و شرعی معنیٰ: لغوی اعتبار سے کسی چیز کی جانب اپنی توجہ مبذول کرنا اور بطورِ تعظیم اُسی کو لازم پکڑ لینا "اعتکاف" ہے اور شرعی نقطۂ نظر سے مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے ٹھہرنا اعتکاف ہے۔(مفردات امام راغب، ص579)

اعتکاف کا حکم: ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف "سنت مؤکدہ علی الکفایۃ" ہے، یعنی اگر شہر یا محلہ میں کسی ایک نے کر لیا، تو سب مطالبہ سے بری الذمہ ہو جائیں گے اور اگر کسی نے بھی نہ کیا تو سب گناہ گار ہوں گے۔ اعتکاف کا ایک حکم قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا گیا ہے: ﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَۙ فِی الْمَسٰجِدِؕ﴾ ترجمہ: اور عورتوں سے ہم بستری نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔(پ02،البقرۃ:187)

اعتکاف سُنَّتِ نبوی ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف میں گزارا کرتے تھے۔(مسلم، ص461، حدیث:2782) اور فرمایا کہ جب آخری عشرہ آتا تو رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خوب تیاری فرماتے، تمام رات خود بھی بیدار رہ کر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔(بخاری، 1/663، حدیث: 2024) مزید فرمایا کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رمضان کے آخری دس دنوں میں عبادتِ الٰہی میں جو محنت فرماتے، اس کے علاوہ میں اتنی محنت نہیں فرماتے تھے۔(مسلم، ص462، حدیث:2788) اور مسند احمد میں ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رمضان کے پہلے بیس دنوں میں عبادت بھی فرماتے مگر کچھ آرام بھی کرتے، لیکن جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو پہلے سے بھی بڑھ کر عبادت کرتے اور کمر باندھ لیتے۔(مسند احمد، 9/481، حدیث:25191)

اعتکاف ثواب کا خزانہ ہے، چنانچہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت ہے کہ جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کیا، تو گویا اس نے دو حج اور دو عمرے کیے۔(شعب الایمان، 3/425، حدیث:3966) اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے، اللہ تبارک و

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

تعالیٰ اُس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کردیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلے سے زیادہ لمبی ہے۔(شعب الایمان،3/424،حدیث:3965)

اعتکاف کے فوائد و مقاصد:

اعتکاف کا بہت بڑا مقصد اور فائدہ تو گناہوں سے دوری اور عبادت میں مشغولی ہے اور یہ فضیلت خود حدیث میں موجود ہے، چنانچہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: معتکف تمام گناہوں سے رکا رہتا ہے اور اُسے عملاً نیک اعمال کرنے والے کی طرح مکمل نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ، 2/365، حدیث:1781) معتکف یہ ذہن میں رکھے کہ اعتکاف کا سب سے بنیادی مقصد اپنے آپ کو عبادتِ الٰہی، نوافل، تلاوت، ذکر، درود اور مجاہدہ و مراقبہ میں مشغول رکھنا اور یادِ الٰہی سے غافل کرنے والے ہر عمل سے خود کو دور کرلینا ہے، جسے قرآنی الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں: ﴿وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا(۸)﴾ ترجمہ: اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو۔(پ29، المزمل:08) گویا اعتکاف میں انسان تمام مخلوق سے بطورِ خاص قلبی اور حتی الامکان ظاہری تعلق ختم کرکے اپنے خالق ومالک سے رابطہ جوڑلے۔ اس سارے عمل کا نتیجہ یہ ہو کہ معتکف کے دل میں محبتِ الٰہی پیدا ہو، تلاوتِ قرآن کی حلاوت نصیب ہو، فکرِ آخرت بیدار ہو، نمازوں کا شوق بڑھے، جماعت میں شرکت کی عادت بنے، فضول گوئی کی جگہ خاموشی آجائے اور خاموشی سے زیادہ تلاوت وذکر ودرود وسلام کی کثرت معمول بن جائے، ضروری دینی علم حاصل ہو، عبادت کا مستقل شوق پیدا ہو اور دل گناہوں سے بیزار ہوجائے۔

اعتکاف اور روحانیت:

اعتکاف روحانیت کا خزانہ اور باطن میں انقلاب برپا کرنے والی عبادت ہے۔ زمانۂ اعتکاف میں خدا سے قلبی وروحانی تعلق جوڑنا بہت آسان ہے۔ دورانِ اعتکاف تہجد، اِشراق، چاشت، اَوّابین، صلوٰۃ التوبہ، نوافلِ وضو، تحیۃ المسجد، تراویح، مراقبہ، تلاوت، تسبیحات اور مسنون اوراد و وظائف میں مشغول رہنے، نیز صبح وشام کی مسنون دعائیں مانگنے کی سعادت، قلب و روح کی صفائی میں نہایت مُؤثّر ہے۔ رات کا سجود و قیام، دن کی حالتِ صیام، نمازوں کے بعد تلاوت کا اہتمام، اکثر اوقات میں تسبیح و درود کا اِلتزام، گریہ نیم شبی اور آہِ سحر گاہی کی دولت اِن دنوں میں بآسانی حاصل ہوجاتی ہے۔ اعتکاف حقیقت میں خلوت (گوشہ نشینی) کی ایک صورت ہے، اسی خلوت کے لیے بزرگانِ دین نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ جنگلوں، پہاڑوں اور ویرانوں میں گزارا۔ یہ خلوت بذاتِ خود مقصود نہیں، لیکن بہت سے فوائد اِسی خلوت پر مدار رکھتے ہیں۔ ہمارے کثرتِ کار اور افراتفری کے زمانے میں عمومی طور پر طویل خلوت نہیں ملتی، لیکن اعتکاف کی صورت میں یہ نعمت کچھ دنوں کے لیے نصیب ہوجاتی ہے اور اِس طرح عبادت و تلاوت وذکر ودرود اور اُمورِ آخرت کی فکر کے لیے تنہائی میسر آتی ہے نیز گناہوں سے دور رہنے کا موقع ملتا ہے۔ معتکِف لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی برائی، بداخلاقی اور لڑائی جھگڑے سے بچا رہتا ہے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہتے ہیں، یوں معتکف حقوق العباد ضائع کرنے سے بچ جاتا ہے۔

عبادت میں خشوع، یکسوئی اور "توجُّہ الی اللہ" نہایت مفید اور عبادت کے بنیادی مطلوب آداب میں سے ہیں، اعتکاف کی صورت میں جو خلوت نصیب ہوتی ہے اُس میں کامل توجہ اور مکمل اِنہماک والے آداب بجالانا آسان ہوتا ہے، مزید بر آں، اعتکاف میں عام زندگی کی جلوتوں سے زیادہ عبادت کا وقت ملتا ہے اور یہ مسلسل محنت، عبادت پر اِستقامت کا ذریعہ بنتی ہے۔

اولیاء کرام کا اعتکاف ورمضان:

سلف صالحین، بزرگانِ دین اور اولیاء کرام رحمھم اللہ اجمعین دل وزبان سے یادِ الٰہی میں مشغول رہنے کے باوجود ترقیِ معرفت، لذتِ عبادت، ذوقِ تلاوت، حلاوتِ طاعَت کے لیے ماہِ رمضان میں اعتکاف کرتے، چنانچہ فقہِ مالکی کے پیشوا، امام مجتہد، سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مستقل معمول تھا کہ جیسے ہی ماہِ رمضان شروع ہوا، وہ اپنی تدریسی مصروفیات ختم کرکے تمام وقت تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے۔ یونہی امام، محدث، مجتہد، حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رمضان میں دیگر جملہ عبادات چھوڑ کر صرف اور صرف کلامِ الٰہی کی قراءت کرتے۔ تابعی جلیل، امامِ تفسیر، حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ دورانِ اعتکاف آخری عشرہ میں ہر رات مکمل قرآنِ حکیم تلاوت فرمایا کرتے۔

(لطائف المعارف، ص318) اِسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد چھوڑنے کے بعد بیت المقدس کے "قُبَّۃُ الصَّخْرَۃ" میں عرصہ دراز تک اعتکاف کیا اور تلاوت و ذکر و تسبیح و عبادت و شب بیداری و فکر آخرت کے ساتھ ساتھ اُمّت پر عظیم احسان کرتے ہوئے عظیم کتاب "احیاء علوم الدین" تصنیف فرمائی۔ (احیاء العلوم مترجم، 1/31)

الغرض خدا کے پاک بندے ہمیشہ سے اعتکاف کرتے اور اس سے عظیم روحانی و اُخروی خزانے حاصل کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابہ و اولیاء علیہم الرضوان کے صدقے ہمیں حلاوتِ عبادت سے لبریز اعتکاف کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

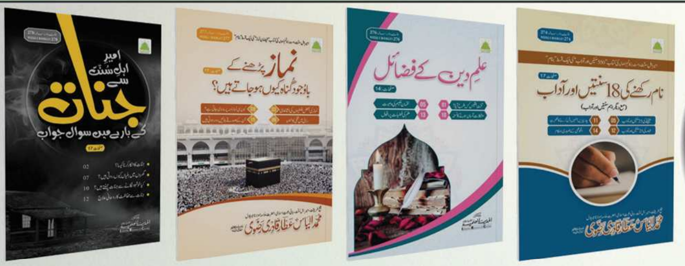

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے جمادی الاولیٰ 1444ھ میں درج ذیل تین مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی 17 صَفحات کا رِسالہ **"نام رکھنے کی 18 سنّتیں اور آداب"** پڑھ یا سُن لے اُسے ہر کام سُنّت کے مطابق کرنے کی سعادت دے اور اُسے اپنے سب سے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بنا۔ اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما، اٰمین (2) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رِسالہ **"علمِ دین کے فضائل"** پڑھ یا سُن لے اُسے اپنی رضا کیلئے علمِ دین حاصل کرنے اور اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے، اٰمین (3) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"نماز پڑھنے کے باوُجود گناہ کیوں ہوجاتے ہیں؟"** پڑھ یا سُن لے اُسے مُخلِص نمازی بنا کر ہر گناہ سے بچا اور اُسے جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے پیارے سب سے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا، اٰمین۔

(4) جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے جِنّات کے بارے میں سُوال جواب"** پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے جِنّات کے بارے میں سُوال جواب"** پڑھ یا سُن لے اُسے ہر طرح کی آفات و بلیّات اور شریر جِنّات کے شر سے محفوظ فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
نام رکھنے کی 18 سنّتیں اور آداب	12لاکھ52ہزار690	10لاکھ67ہزار369	23لاکھ20ہزار59
علمِ دین کے فضائل	13لاکھ73ہزار849	10لاکھ30ہزار808	24لاکھ4ہزار657
نماز پڑھنے کے باوُجود گناہ کیوں ہوجاتے ہیں؟	13لاکھ63ہزار675	10لاکھ35ہزار831	23لاکھ99ہزار506
امیرِ اہلِ سنّت سے جِنّات کے بارے میں سُوال جواب	14لاکھ23ہزار401	10لاکھ37ہزار760	24لاکھ61ہزار161